السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا ایک دوست میرے بہت ہی قریب رہتا ہے ، مسجد بھی ہمارے گھر سے بہت ہی قریب ہے لیکن میرا دوست نماز فجر کے لئے مسجد میں نہیں جاتا کیونکہ وہ رات ٹیلی وژن دیکھنے اورتاش کھیلنے کے لئے صبح کی ابتدائی گھڑیوں تک بیدار رہتا ہے اورپھر نماز صبح طلوع آفتاب کے بعد ادا کرتا ہے ۔ میں نے اسے بہت سرزنش کی لیکن اس کا عذر یہ ہوتا ہے کہ وہ صبح کی اذان نہیں سنتا حالانکہ مسجد ہمارے گھر کے بہت ہی قریب ہے ۔ میں نے کہا کہ نماز کے لئے میں تمہیں بیدار کردیا کروں گا ،چنانچہ فی الواقع میں نے اسے بیدار بھی کیا لیکن اس کے باوجود اسے مسجد میں نہ دیکھا اورنماز سے واپس آکر دیکھا تووہ سویا ہوا تھا ۔ میں نے اسے سرزنش کی تواس نے بودے حیلے بہانے پش کرنے شروع کردیئے حتی کہ بسا اوقات اس نے یہ بھی کہا ''کیا قیامت کے دن اللہ تعالی تم سے میرے بارے میں اس لئے بازپرس کرے گا کہ میں تمہارا پڑوسی تھا؟ '' براہ کرم رہنمائی فرمائیں اوربتائیں ،کیا نماز کے لئے اسے بیدار کرنا میری ذمہ داری ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ رات کو اس قدر بیدار رہے جس کی وجہ سے وہ نماز فجر باجماعت یا بروقت ادا نہ کرسکے خواہ یہ بیداری قرآن مجید کی تلاوت یا طلب علم ہی کے لئے ہو، تواس سے اندازہ فرمائیے کہ ٹیلی وژن دیکھنے اورتاش کھیلنے کے لئے بیداری کی کہاں تک گنجائش ہوسکتی ہے ؟

اپنے اس عمل کی وجہ سے یہ شخص اللہ تعالی کی سزا کا مستحق ہے نیز یہ اس بات کا مستحق ہے کہ حکمران بھی اسے سزا دیں جس کی وجہ سے یہ اوراس جیسے دیگر لوگ اپنی اصلاح کرلیں ۔ نماز فجر کو دانستہ طلوع آفتاب تک موخر کرنا تمام اہل علم کے نزدیک کفر اکبر ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ :

((بین الرجل وبین الکفر والشرک ترک الصلوة)) (صحیح مسلم)

''آدمی اورکفر وشرک کے درمیان فرق ،ترک نماز سے ہے ۔ ''

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ :

((العهد الذي بيننا وبينهم الصلاة فمن تركها فقد كفر))

''ہمارے اوران (کفارومشرکین) کے درمیان عہد، نماز ہے جو اسے ترک کردے وہ کافر ہے ۔ ''

اس حدیث کو امام احمد اوراہل سنن نے حضرت بریدہ حصیب رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے ۔ اس باب میں اوربھی بہت سی احادیث اورآثار ہیں جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ جو شخص جان بوجھ کر کسی شرعی عذر کے بغیر نماز کو اس قدر موخر کرے کہ اس کا وقت ختم ہوجائے تووہ کافر ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص472

محدث فتویٰ